خلفائے راشدین کے فضائل ومناقب

(مولانا ابو امامہ نوید احمد بشار: مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم)

خلفائے راشدین سے محبت ہمارے ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ صحیح حدیث کے مطابق یہ مبارک دور تیس سال تک محیط ہے۔ انہیں خلفائے اربعہ کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو خلفائے راشدین کے طریقوں اور سنتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس تیس سالہ دور میں اسلام کا پرچم سرزمین عرب سے نکل کر اہل عجم کے بڑے اہم ممالک کو اپنے زیر سایہ کر چکا تھا۔ ہم نے اپنی ادنیٰ سی کوشش میں انہیں عظیم ہستیوں کے فضائل ومناقب صحیح احادیث کی روشنی بیان کیے ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

1۔ شرف صحابیت 2۔ خلیفہ اول برحق اور بلافصل ہیں۔

3۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صحبت و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی بہتر ہے۔ ابوبکر صدیق کی کھڑکی کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کر دو۔ (صحیح البخاری 3654,466، صحیح مسلم 2382)

4۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ، میں نے عرض کیا: عورتوں میں سے نہیں؟ (بلکہ میں پوچھ رہا ہوں کہ مردوں میں سے کون ہیں؟) تو فرمایا: ان کے والد۔ (صحیح البخاری 3662، صحیح مسلم 2384)

5۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو جنت کے آٹھ دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ (صحیح البخاری 3666، صحیح مسلم 1028)

6۔ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں انہوں نے بتلایا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا پھر کون ہیں انہوں نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون تو فرمادیں گے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ۔ اس لیے میں نے خود ہی کہا: اس کے بعد تو آپ رضی اللہ عنہ ہی ہیں تو فرمایا: میں تو مسلمانوں میں

سے ایک عام انسان ہوں۔ (صحیح البخاری: 3671، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 136)

7۔ سیدنا وہب السوائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس اُمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین شخص کون ہے؟ ہم نے عرض کیا: امیر المومنین آپ، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، س اُمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 50، تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر 356/30، اسنادہ حسن)

8۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے جنہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 280، الطبقات الکبریٰ لابن سعد 193/3، اسنادہ حسن)

9۔ ابو حفصہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ اور جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا۔ ان دونوں نے مجھے کہا: سالم! تُو ان دونوں کو اپنا دوست بنا اور میں ایسے شخص سے اعلانِ براءت کرتا ہوں جو ان سے دشمنی رکھتا ہے بلاشبہ وہ دونوں ہمارے امام و رہنما ہیں۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کہا: سالم! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے نانا جان ہیں، کیا کوئی شخص اپنے نانا کو بھی گالی دیتا ہے؟؟۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 176، وسندہ حسن)

10۔ امام عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے اُمیر ہیں لوگوں میں ان جیسا ہمارا کوئی اُمیر نہیں۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 148، الطبقات الکبریٰ لابن سعد 185/3، وسندہ حسن)

11۔ امام جعفر صادق بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ اس شخص سے بری ہے جو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر تبرا بازی کرتا ہے۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 143، وسندہ صحیح)

12۔ امام عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابھی تک مجھے شرح صدر نہیں ہوا کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر ترجیح دوں۔ اللہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی رضی اللہ عنہم پر رحم کرے۔ جو ان سے محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے اور ہمارا مضبوط عمل ان سب سے محبت کرنا ہی ہے۔ اللہ ان تمام پر راضی ہو، کیونکہ انہوں نے ہمارے ذہنوں میں کوئی اشکال نہیں چھوڑا اللہ ہمیں (روز قیامت) ان کے ہمراہ اٹھائے اے رب العالمین اس دعا کو قبول فرما۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 126، وسندہ صحیح)

13۔ وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے: اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام چلا جاتا۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 111، وسندہ صحیح)

14۔ امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین الباقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل معلوم نہیں ہیں بلاشبہ وہ شخص سنت سے جاہل ہے۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 108، کتاب الشریعۃ للآجری 1803، واسنادہ حسن)

15۔ امام ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم برگزیدہ ہستیوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہو تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اور ان کے افعال (کارناموں) کو یاد کرو۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 238، سندہ صحیح)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

① شرف صحابیت ② خلیفہ ثانی برحق ہیں۔

③ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مردوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑھ کر کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر۔ (صحیح البخاری 3662، صحیح مسلم 2384)

④ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو (اپنے بعد) اپنا خلیفہ بناتا تو یقیناً ابوبکر اور عمر میں سے کسی کو بناتا۔ (صحیح مسلم 2385)

⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ امتوں میں لوگوں کو الہام ہوتے تھے میری اُمت میں اگر کسی کو الہام ہوتا تو وہ عمر بن خطاب کو ہوتا۔ (صحیح البخاری 3689)

⑥ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے وہ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میں نے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دیا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔ (صحیح البخاری: 3681، صحیح مسلم: 2391)

⑦ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں خواب کی حالت میں) جنت میں داخل ہوا پھر میں نے سفید رنگ کا ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی ہے۔ میں نے پوچھا: جبریل! یہ کس کا ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا ہے تو میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ اس کو دیکھ سکوں لیکن مجھے تیری غیرت یاد آ گئی یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کروں گا؟۔ (صحیح البخاری 3679، صحیح مسلم 2394)

⑧ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جس راستے سے بھی تجھے شیطان ملتا ہے وہ بھی تجھ سے ڈر کر اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔ (صحیح البخاری 3683، صحیح مسلم 2396)

⑨ نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دنیا ہی میں سنا دی تھی۔ (صحیح البخاری 3695، صحیح مسلم 2403)

⑩ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ ﷺ کے پیچھے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے، اُحد پہاڑ حرکت میں آگیا تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا: اُحد! رُک جاؤ، تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ (صحیح البخاری 3675)

11۔ مشہور مفسر قرآن صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اتنی زیادہ محبت ہوگئی مجھے ڈر ہے اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی کتا پسند ہوتا تو وہ مجھے بھی پسند ہوتا اور میری خواہش ہے کاش میں موت آنے تک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خادم ہوتا اور یقیناً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کمی سب کو محسوس ہو رہی ہے حتیٰ کہ کانٹے دار درخت کو بھی۔ ان کا مسلمان ہونا فتح تھی ان کی ہجرت مدد تھی اور ان کی حکومت رحمت تھی۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 307، المعجم الکبیر للطبرانی 181/9، اسنادہ حسن)

12۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کیا ہے۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 313، سنن الترمذی 3682، اسنادہ حسن)

13۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے شہادت کی دعا فرمائی۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 323، سنن ابن ماجۃ 3558، اسنادہ صحیح)

14۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، جب ان کو نیزہ مارا گیا، انہوں نے ایک لڑکے جس کی شلوار ٹخنوں سے لٹک رہی تھی سے فرمایا: لڑکے! اپنے بالوں کو کم کرو اور شلوار کو اوپر کرو، بے شک اس میں کپڑوں کی صفائی بھی ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی۔

(صحیح البخاری 3700، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 329)

15۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیشہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی وجہ سے ہمیں عزت ملی ہے۔

(صحیح البخاری 3684، صحیح ابن حبان 6880)

سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے فضائل

① شرف صحابیت اور مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

② آپ رضی اللہ عنہ کا شمار سابقین اولین اور عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔

③ حبشہ اور مدینہ منورہ کی جانب دو ہجرتوں کا اعزاز حاصل ہے۔

④ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا تذکرہ کیا تو وہاں قریب سے ایک شخص چہرہ ڈھانپے ہوئے گزر رہا تھا، ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا۔ میں نے ان کا پیچھا کیا۔ ان کو کندھے سے پکڑ کر ان کا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص؟ فرمایا: ہاں! جب میں نے ان کو دیکھا۔ وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 722، واسنادہ صحیح)

⑤ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ اُٹھا کر کہہ رہے تھے: اے اللہ! میں عثمان کے خون سے بیزار ہوں اور جو کچھ ان کے ساتھ ہوا۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 727، المستدرک للحاکم 103/3، اسنادہ حسن)

⑥ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، ہمارے معاملات کے متعلق کوئی کوتاہی نہیں کی۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 731 کتاب المعرفۃ للفسوی 86/2، اسنادہ صحیح)

⑦ جیش العسرہ کی تیاری کے موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چندے کا اعلان کیا تو سیدنا عثمان اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لے کر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے سامنے رکھ کر فرمایا: آج کے بعد عثمان بن عفان اگر کوئی عمل نہ بھی کرے تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 738، سنن الترمذی: 3701، اسنادہ حسن)

⑧ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سب وشتم مت کرو وہ (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بعد) ہم سب سے افضل شخص تھے۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 744، مصنف ابن ابی شیبۃ 364/6، اسنادہ صحیح)

⑨ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (قاتلینِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے) کہا: تم لوگ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مت قتل کرو کیونکہ شہادت عثمان کے بعد تم ہرگز اکٹھی نماز نہیں پڑھ سکو گے۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 769، کتاب السنۃ للخلال 337/2، اسنادہ صحیح)

⑩ ہانی مولیٰ عثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا معمول تھا جب کسی قبر پر جاتے تو وہاں کھڑے ہوتے اور روتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی تر ہو جاتی، کسی نے پوچھا: آپ جنت اور جہنم کو یاد کرتے ہیں (لیکن اس قدر نہیں روتے) لیکن قبر کو دیکھ کر کیوں رونے لگتے ہیں؟ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا ہے کہ قبر قیامت کا سب سے پہلا مرحلہ ہے جو یہاں نجات پائے گا وہ بعد میں بھی نجات پائے گا اور جو یہاں نجات نہیں پائے گا وہ بعد میں اس سے بھی زیادہ سختیاں پائے گا۔

(سنن الترمذی 2308، سنن ابن ماجۃ: 4267، اسنادہ حسن)

11۔ سیدنا حسن ؓ فرماتے ہیں: میں نے سیدنا عثمان ؓ کو امیر المومنین ہونے کے باوجود مسجد میں اکیلے قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 800، سندہ حسن)

12۔ سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؓ نے فرمایا: سب سے سچا حیا کرنے والا عثمان ہے۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 803، سنن الترمذی 3790، سنن ابن ماجۃ: 154، اسنادہ صحیح)

13۔ سیدنا عثمان بن عفان ؓ نے اپنی شہادت سے ایک دن پہلے فرمایا: رات کو مجھے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سیدنا ابو بکر ؓ اور سیدنا عمر ؓ بھی ساتھ تھے اور مجھ سے فرمایا: صبر کرو روزہ ہمارے ساتھ افطار کرنا ہے پھر قرآن منگوایا اور کھولا اسی حالت میں شہید کیے گئے۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 809، اسنادہ حسن)

14۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان ؓ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو خلافت کی قمیص پہنائے گا اور منافقین تم سے اتروانے کی کوششیں کریں گے مگر تم اسے مت اتارنا۔

(سنن الترمذی 3705، سنن ابن ماجۃ: 113، اسنادہ صحیح)

15۔ امام حمران ؒ فرماتے ہیں: اسلام لانے کے بعد روزانہ غسل کرنا سیدنا عثمان ؓ کا معمول تھا۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 756، سندہ حسن)

سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کے فضائل

1۔ شرف صحابیت

2۔ جگر گوشہ رسول، سیدہ فاطمہ بتول ؓ کے شوہر ہیں اور خلیفہ رابع برحق ہیں۔

3۔ ہجرت کی رات نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنا نائب بنا کر اپنے بستر پر سلا دیا۔

4۔ سیدنا زید بن ارقم ؓ نے فرمایا: (بچوں میں) رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے سیدنا علی ؓ اسلام لائے۔ (مسند الامام 4/371,368، سنن الترمذی: 3735: وقال: حسن صحیح، خصائص علی للنسائی: 3،

المستدرک للحاکم 36/3 ح قال: صحیح الاسناد ووافقہ الذہبی واسنادہ حسن)

5۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین ؓ کو بلا کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔ (صحیح مسلم 2404، خصائص علی بن ابی طالب للنسائی: 11)

6۔ سیدنا سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (صحابہ کرام نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ آپ ﷺ کس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے) جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص اُمید کیے ہوئے تھا کہ آپ ﷺ اسی کو جھنڈا عطا فرمائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلاؤ۔ سیدنا علی ؓ کو بلایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا کہ کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ سیدنا علی ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (صحیح البخاری: 3701، صحیح مسلم 2404)

7۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی ؓ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ کو ہارون کے ساتھ تھی۔ مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ (صحیح مسلم 2404، خصائص علی للنسائی: 49)

8۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور یہ ہر مومن کا دوست ہے۔ (السنۃ لابن ابی عاصم: 1187، خصائص علی للنسائی: 68، اسنادہ حسن)

9۔ سیدہ اُم سلمہ ؓ فرماتی ہیں: ابو عبداللہ! کیا تم میں کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پھر تم پر اس بات کا ذرا اثر نہیں ہوتا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کون برا بھلا کہتا ہے؟۔ انہوں نے فرمایا: وہ لوگ سیدنا علی ؓ کو برا بھلا کہتے ہیں (جو کہ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہنے کے مترادف ہے)۔ البتہ جو ان سے محبت کرتا ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کیا کرتے تھے۔ (مسند ابی یعلیٰ: 713، المعجم الکبیر للطبرانی:

323/23، وسندہ حسن)

10۔ سیدنا علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ (صحیح مسلم: 78، خصائص علی للنسائی 100)

11۔ سوادہ بن حنظلہ کہتے ہیں: سیدنا علی ؓ کی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 936، الطبقات الکبریٰ لابن سعد 26/3، اسنادہ حسن)

12۔ عمرو بن حبشی سے روایت ہے کہ سیدنا حسن ؓ نے سیدنا علی ؓ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہوگیا جس سے علم میں اوّلون (قدیم علمائے کرام علم میں) آگے نہیں تھے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ ان کو جھنڈا دیتے اور جہاد کیلئے روانہ کرتے وہ تب لوٹتے جب ان کو فتح ملتی اور انہوں نے اپنے اہل وعیال کیلئے سوائے 700 درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تاکہ ان کے اہل وعیال اس (سات سو درہم) سے خادم کا بندوبست کرلیں۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 922، صحیح ابن حبان 922، مسند البزار 1340، اسنادہ صحیح)

13۔ سیدنا علی ؓ بیت المال میں جھاڑو لگواتے تھے پھر اُسے صاف کرا کر وہاں نماز پڑھتے اس امید سے کہ قیامت کے دن یہ گواہی دے کہ علی نے بیت المال کو مسلمانوں سے نہیں روکا۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 886، الاستیعاب لابن عبدالبر 49/3، اسنادہ حسن)

14۔ سیدنا علی ؓ نے فرمایا: ایک قوم میری محبت میں غلو کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی اور دوسری قوم میرے ساتھ بغض کے سبب آگ میں داخل ہوگی۔ (السنۃ لابن ابی عاصم: 983، وسندہ صحیح)

15۔ ابوسنان یزید بن امیہ الدؤلی ؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی ؓ ایک بیماری سے صحت یاب ہوئے تو ہم نے ان سے عرض کیا: امیر المومنین! اللہ رب العزت کا شکر ہے جس نے آپ کو صحت دی، ہمیں تو آپ کی اس بیماری پر ڈر تھا، (کہ کہیں آپ ؓ وفات ہی نہ پا جائیں) تو سیدنا علی ؓ نے فرمایا: مجھے تو اپنے آپ پر کوئی خوف نہیں تھا، کیونکہ مجھے الصادق المصدوق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: تجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی، جب تک کہ تیرا سر زخمی نہ ہو اور داڑھی خون آلود نہ ہو جائے اور تجھے ایک بدبخت ترین آدمی شہید کرے گا، جس طرح کہ بدبخت ثمودی قوم نے اللہ رب العزت کی اونٹنی کو مار ڈالا تھا، انہوں نے ران کے قریب سے اونٹنی کا پیٹ پھاڑ دیا تھا، البتہ اُحیمر ثمودی نامی آدمی نے اس میں حصہ نہیں لیا تھا۔

(مسند عبد بن حمید: 92، المستدرک علی الصحیحین 113/3 وسندہ علی شرط البخاری وسندہ حسن)